کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں؟

میں نے فارمیسی میں ڈپلومہ کیا ہوا ہے جس کے بعد میں اپنا میڈیکل سٹور کھول سکتا ہوں۔ لیکن میں اگر اپنا میڈیکل سٹور نہ کھولنا چاہوں تو میں اپنا لائسنس کرایہ پر بھی دے سکتا ہوں جس سے دوسرا کوئی بھی شخص میرے لائسنس پر اپنی میڈیکل کی دوکان کھول سکتا ہے۔ جس کا مجھے ہر ماہ ایک مقررہ کرایہ ملتا رہے گا۔ ہمارے ہاں تقریباً 70 فیصد میڈیکل سٹور اسی طرح کرائے کے لائسنس پر کھلے ہوئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح لائسنس کرایہ پر دے کر رقم لینا میرے لئے جائز بھی ہے یا نہیں؟ براہ مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں جوب دے کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ

المستفتی!

رانا حسن اختر

پاکستان کتاب گھر، راجن پور

03336446628

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ میڈیکل اسٹور چلانے کے لئے ادویات کی پہچان اور ضروری تربیت کے بعد باقاعدہ میڈیکل لائسنس کی قانونی شرط عوامی مصلحت کی خاطر لگائی گئی ہے تاکہ کوئی ایسا شخص میڈیکل اسٹور نہ چلا سکے جو ادویات کی پوری پہچان نہ رکھتا ہو، کیونکہ غیر تربیت یافتہ شخص کے میڈیکل اسٹور چلانے کی وجہ سے لوگوں کی صحت اور زندگیوں کو سنگین قسم کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اور حکومت کی ایسی جائز پابندیوں کا لحاظ رکھنا شرعاً بھی ضروری ہوتا ہے اور خلاف ورزی پر گناہ ہوتا ہے۔ اس لئے جس کے پاس اپنا ذاتی میڈیکل لائسنس نہ ہو اس کے لئے میڈیکل اسٹور چلانا جس طرح قانوناً ممنوع ہے اسی طرح شرعاً بھی درست نہیں۔ اور دوسرے کے لائسنس پر میڈیکل اسٹور چلانے میں دھوکہ اور جھوٹ بھی ہے۔ نیز یہ لائسنس حکومت کی طرف سے ایک اجازت نامہ ہے کوئی ایسا مال نہیں جس کو اجارہ پر دیا جا سکے، اس لئے اس کو اجارہ پر دینا اور لینا دونوں جائز نہیں۔ (ماخذہ التبویب: ۶۸/۱۳۱۴)

فی بحوث فی قضایا فقهية المعاصرة (۱۲۰/۱)

وحقيقة هذا الترخيص ان معظم الحكومات اليوم لاتسمح بايراد البضاعة من الخارج أو اصدارها اليه الا برخصة تمنحها الحكومة ...... فالسوال الذى ينشأ فى الظروف الحاضرة : هل يجوز لحامل رخصة الايراد أو الاصدار ان يبيع هذه الرخصة الى تاجر آخر ؟ والواقع فى هذه الرخصة انها ليست عيناً مادياً ولكنها عبارة عن عن حق بيع البضاعة فى الخارج او شرائها منهُ ، فيتاتى فيه ماذكرنا فى الاسم التجارى .... كل ذلك انما يتأتى اذا كان فى الحكومة قانون يسمح بنقل هذه الرخصة الى رجل آخر ، اما اذا كانت الرخصة باسم رجل مخصوص او شركة مخصوصة ولايسمح القانون بنقلها الى رجل آخر او شركة اخرىٰ فلاشبهة فى عدم جواز بيعها ، لان بيعهٗ يؤدى حينئذ الى الكذب و الخديعة ، فان مشترى الرخصة يستعملها باسم البائع لا باسم نفسه فلا يحل ذلك الا بان يوكل حامل الرخصة بالبيع والشراء - .... واللہ تعالیٰ اعلم

(بندہ محمود الحسن غفی عنہ)
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۲/صفرالخیر ۱۴۳۸ھ
23/نومبر 2016ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۲/صفرالخیر ۱۴۳۸ھ
23/نومبر 2016ء

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۳/۸۷
۲۳/۲/۱۴۳۸ھ